تعارف وتبصرہ

ایران کی چند اہم فارسی تفسیریں

پروفیسر کبیر احمد جائسی

شائع کردہ انجمن فارسی ۱۳۴۳ حویلی حسام الدین حیدر-بلیماران، دہلی ۶ صفحات: ۲۰۰، قیمت: ۲۰۰ روپے

اردو زبان میں اسلامی ورثہ کے اردو اور عربی ذخیرۂ تفسیر کے تعارف اور جائزے پر مشتمل طبع زاد اور ترجمہ کردہ کاموں کی فراوانی نہیں تو بہت زیادہ کمی بھی نہیں ہے۔ البتہ فارسی ذخیرۂ تفسیر کے معیاری جائزے اور تعارف کی کمی بہت شدت سے محسوس کی جارہی تھی اور یہ کہنا خلاف واقعہ نہ ہوگا کہ اب تک اس موضوع پر کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ بزرگ مصنف پروفیسر کبیر احمد جائسی کی زیر نظر کتاب اردو ذخیرۂ ادب کی اسی کمی کو پورا کرتی اور تشنگانِ علوم اسلامیہ کی سیرابی کا سامان کرتی ہے۔ پروفیسر جائسی اس وقت برصغیر ہند میں فارسی کے چیدہ اور منتخب عالموں میں سے ایک ہیں۔ اس موضوع پر ان کا قلم اٹھانا حق بحقدار رسید کے مصداق اور کام کے مستند اور معیاری ہونے کی ضمانت ہے۔ بلاشبہ اردو زبان میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے اور اس لحاظ سے اسے اس موضوع پر سند اور اولین مرجع کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔

پروفیسر جائسی کو تلامذۂ شبلی میں مولانا عبد السلام ندویؒ سے خاص عقیدت اور تعلق ہے چنانچہ زیر نظر کتاب انہی کے نام سے معنون بھی ہے۔ اس طرح بالواسطہ انہیں دبستان شبلی کے رکن رکین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ شبلی نے اپنے مشہور زمانہ قطعہ میں سیرت کی اپنی آخری مشغولیت کو اپنے خاتمہ بالخیر کی علامت کہا تھا۔ اس کی پیروی میں مصنف بھی ملازمت سے سبکدوشی کے بعد زندگی کو قرآن فہمی کی کوشش میں لگا کر اسی خاتمہ بالخیر کے آرزومند اور متمنی ہیں۔ صحیح حدیث کے بموجب کتاب اللہ کو پڑھنے پڑھانے سے بڑھ کر دوسرا کوئی کام موجب خیر و برکت نہیں۔ اس کی تعلیم، تفسیر اور تحقیق اس کی براہ راست خدمت ہے۔ قرآن پر کیے گئے کاموں کا تعارف اور جائزہ کتاب اللہ کی بالواسطہ خدمت ہے جس کی سعادت اور برکت بھی کچھ کم نہیں۔ کتاب کی یہ پہلی جلد ہے

جس سے ظاہر ہے کہ مصنف کے نزدیک اس کا سلسلہ دراز ہے اور وہ اس کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس مبارک سلسلے کی جلد تکمیل کے لیے دعا کرتے ہیں۔

زیرِ نظر جلد میں مصنف نے مکمل و نامکمل فارسی ذخیرۂ تفسیر کی پانچ کتابوں ترجمۂ تفسیر طبری، بخشی از تفسیر کہن، تفسیر قرآن مجید، تفسیر پاک اور تفسیر سورآبادی کا تعارف کرایا ہے اور ان پر اپنا جائزہ پیش کیا ہے۔ یہ کام پوری دیانت داری اور محنت سے کیا گیا ہے اور مصنف نے بس بھر تلاش و تحقیق کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے مذکورہ فارسی تفسیروں کے صرف تعارف اور جائزے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی دیگر تراجم و تفاسیر کی طرف مراجعت سے ان پر قیمتی اضافہ بھی کیا ہے اور جا بجا کسی ایک تفسیری رائے کے حق میں اپنے رجحان کو بھی ظاہر کر دیا ہے۔ اس سے کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ اور اس کی افادیت دوچند ہو گئی ہے۔ طوالت کا خوف نہ ہوتا تو اس مقام پر ہم اس کے کچھ نمونے بھی پیش کرتے۔

اردو داں طبقہ کو کتاب کی قیمت کچھ زیادہ معلوم ہو سکتی ہے۔ البتہ انگریزی دنیا میں عام طور پر یہی قیمت مروج ہے۔ عمدہ جلد کے ساتھ بہترین اور دبیز کاغذ سے موجودہ قیمت کو گوارا ہونا چاہیے۔ کتاب کی قیمت کی تعیین میں صرف کاغذ اور طباعت ہی نہیں اس کی کیفیت اور نوعیت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ہلکی پھلکی کتابیں جس قیمت پر فراہم ہوتی ہیں علمی کتابیں اس قیمت پر فراہم نہیں ہو سکتیں۔ تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے لیکن کہیں کہیں چوک بھی ہو گئی ہے۔ ص ۱۷۵ کا حاشیہ غلطی سے ص ۱۷۴ پر دہرا دیا گیا ہے۔ آیات قرآنی کی کمپوزنگ اس سے بہتر ہو سکتی تھی لیکن ان معاملات میں اکثر و بیشتر مصنف بے بس ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں ان کمیوں کو دور کرنے کا موقع ملے گا۔

برصغیر ہند میں علوم دینیہ اور علوم اسلامیہ کے اصل مراکز اعلیٰ مدارس عربیہ ہیں۔ لیکن یہ عجیب سانحہ ہے کہ ان کے یہاں ان علوم کے ہر طرح کے اطلاقی غیر اطلاقی مطالعہ و تحقیق کی تکلیف دہ حد تک کمی ہے۔ اس کے اپنے اسباب ہیں جس کو دور کرنے کی سعی ہونی چاہیے۔ خوشی کا مقام ہے کہ عصری جامعات سے براہِ راست نہ سہی بالواسطہ ہی سہی ان علوم کی خدمت ہوتی رہتی ہے۔

امید ہے کہ قرآنی علوم و معارف کے اس گلدستے کو ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا اور اس کی قرار واقعی پذیرائی ہوگی۔

(سلطان احمد اصلاحی)